بقیہ مقدمات اثبات نبوت

فلاسفہ کی غلطی کا بیان یہہ ہے کہ اگر جمیع انواع تجرد کا حصول کسبی و اختیاری ہوتا تو حصول بلا کسب کسب بلا حصول پایا نہ جاتا۔

یعنے کوئی نوع تجرد (کامل ہو خواہ ناقص) کسیکو بدون کسب و اختیاری وسائل کے حاصل نہوتا اور جو اس کسب و اختیاری وسائل کے بہم پونچانے مین کمال کرگئے ہین اُنکو نوع کمال تجرد حاصل ہوتا حالانکہ یہان امر بالعکس ہے۔ حصول بلا کسب کسب بلا حصول ثابت ہو چکا ہے۔

حصول بلا کسب کا ثبوت یہہ ہے کہ بعضے اشخاص ایسے ہین جو کسب و اختیار کی صلاحیت ہی نہین رکھتے۔ (جیسے مجذوب۔ مجنون۔ صبیان) پھر ایک نوع تجرد (ناقص ہی کیون نہو) بنا بر تسلیم فلاسفہ انکو حاصل ہو جاتا ہے۔ اور بعضے اشخاص ایسے ہین کہ وہ اگرچہ کسب و ریاضت کی لیاقت رکھتے ہین مگر انکا کسب کرنا و ریاضت وغیرہ اختیاری وسائل کو بہم پہنچانا ثابت نہین ہے و مع ذلک اُنکو اعلیٰ و اکمل درجہ کا تجرد حاصل ہوتا ہے۔

یہہ لوگ انبیاء کہلاتے ہین جنمین تجرد کے پائے جانے اور قوت اطلاع معجزات کے متحقق ہونے پر فلاسفہ کو انکار کی گنجایش نہین ہے۔ باوجودیکہ کسی نقل و تواریخ سے یہہ ثابت نہین ہے کہ حضرت انبیاء (حضرت موسیٰ حضرت عیسیٰ حضرت داؤد و سلیمان و حضرت محمد صلی اللہ علیہم وسلم نے اشراقین فلاسفہ کیطرح مجاہدہ سے یہہ رتبہ حاصل کیا ہے۔ بلکہ جہانتک اُنکی تواریخی حالات منضبط ہین اُنسے یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہہ رتبہ انکو بلا کسب و اختیار محض جذبہ الٰہی و موہبت خداوندی سے حاصل ہوا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حضرت شعیبؑ کی نوکری کرتے ہوئے۔ حضرت داؤد و سلیمان کو حکومت

† یہہ اون فلاسفہ کے خطاب مین کہا گیا ہے جو انبیاء مین اس تجرد اور اس قوت کے وجود سے انکاری نہین ہین اور جو لوگ اسکے منکر ہین اونسے اسکا تسلیم کرانا اون آثار و اخبار کے زور و دست آویز سے ممکن ہے جنکا ذکر بضمن برہان آتی نمبر ۱ الغایت ۱۲ جلد ۲۔ اشاعۃ السنۃ مین مفصل ہو چکا ہے ۱۲۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

وتحت پر بیٹھے ہوئے - حضرت مسیح کو گہوارہ مین پرورش پاتے ہوئے - حضرت محمد رسول اللہ کو تجارتون مین پہرتے ہوئے - یہہ منصب حاصل ہوگیا ہے -

کسب بلا حصول کا ثبوت یہہ ہے کہ بہت لوگ کسب و ریاضت مین کمال کو پہنچے مگر وہ جمیع انواع تجرد مین کامیاب نہوئے گو نوع نقصان کو حاصل کئے مگر نوع کمال سے محروم رہے -

یہہ لوگ عرب وغیرہ بلاد کے کاہن اور یونان کے فلاسفہ ہین جنکے مجاہدات و ریاضات مشہور ہین ومع ذلک جہان انبیا علیہم السلام بلا کسب و ریاضت پہنچے ہین یہہ اس مقام کے قریب بہی نہین پہنچے اور جس مخزن علوم پر وہ مطلع ہوئے ہین یہہ اُسکے پاس نہین پہٹکے -

فلاسفہ کے نقصان پر یہہ دلیل ہے کہ کمال تجرد کو نفس الامری علوم کا حصول لازم ہے اور یہہ امر فلاسفہ مین پایا نہین جاتا - اس سے یہہ نتیجہ پیدا ہوتا ہے کہ انکو کمال تجرد حاصل نہ تہا -

اس دلیل کا پہلا مقدمہ تو فلاسفہ کا مسلم ہے دوسرے مقدمہ کا ثبوت یہہ ہے کہ فلاسفہ کے معلومات و مکاشفات مین تناقض† پایا جاتا ہے چنانچہ اسکا کامل ثبوت نمبر ۳ و ۵ جلد ۲ اشاعۃ السنۃ مین گذر چکا ہے - اور تناقض کذب و مخالفۃ نفس الامر کا مستلزم ہے اور مخالفۃ نفس الامر عدم علم نفس الامر کے مثبت ہے اور کاہنون کا نقصان خود فلاسفہ کے نزدیک مسلم اور انکے اصول سے ثابت ہے - اور انکے معلومات کا نفس الامر سے متناقض ہونا نیز اسکا مؤید ہے انکے معلومات اکثر مخالف نفس الامر ہوتے ہین - اور جو موافق ہوتے ہین وہ بہی مشتبہ‡ و ناتمام قاصر رہتے ہین

† اُدہر انبیاء کیطرف دیکہو کہ حضرت آدم سے محمد رسول اللہ تک کسی دو شخصونکے معلومات و مکاشفات مین تناقض نہین ہے -

‡ ملک عرب مین ایک کاہن ابن صیاد نامی تہا اسکا امتحان ایک متجرد و متبتل الی اللہ محمد رسول صلعم نے لوگونکو کرکے دکہایا تو اسکا نقصان خوب ظاہر ہوا - اسلامی مورخون (بخاری و مسلم وغیرہما) نے نقل کیا ہے کہ آنحضرت صلعم ابن صیاد کے پاس گئے اور اوس سے دریافت کیا کہ تجہے کیا نظر آتا ہے تو اُسنے کہا کچہہ سچ کچہہ جہوٹ -

قال رسول اللہ لابن صیاد ماذا تری	آن حضرت صلعم نے فرمایا تجہہ پر حقیقت امر مشتبہ ہے - پہر
قال یاتینی صادق وکاذب قال رسول	فرمایا تیرے امتحان کے لئے مینے کچہہ دل مین چہپایا ہے
اللہ صلعم خلط علیک الامر قال النبی	(اور دل مین یہہ آیۃ فارتقب یوم تاتی السماء بدخان مبین)

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ انکا تجرد (جسپر انکے علوم متفرع ہین) نیز ناقص و قاصر ہے۔

اس بیان سے جیسا کہ جمیع انواع تجرد کا کسبی نہونا ثابت ہوا ویسا ہی وسیع نہونا قوت علمی ان اشخاص کا جنکو فلاسفہ تجرد مین کامل سمجھتے ہین نیز ثابت ہوا۔ کیونکہ وسعت علمی کمال تجرد کی فرع ہے۔ اور جہان اصل کا وجود نہین ہے تو فرع کا وجود کب ممکن ہے۔ اور نیز جب انکے علوم مین مخالفت واقع و نفس الامر کی پائی جاتی ہے تو پہر کمال و وسعت علم کے کیا معنے ہین۔

اور صوفیہ کے غلطی کا بیان یہہ ہے کہ جو لوگ اس تجرد مین کامل و مکمل تسلیم کئے گئے ہین۔ (یعنے انبیا علیہم السلام) انکی قوت علمیہ وسیع و غیر محدود نہین ہے (کہ جب چاہین مخزن علوم پر مطلع ہو جاوین اور جس چیز کا علم چاہین لوح محفوظ یا قلم یا ملائکہ سے حاصل کرلین) تو پہر جو لوگ اُنسے فروتر درجہ مین ہین اور اور ویسے کامل نہین مانی جاتے کیونکر وسیع اور غیر محدود قوت کا محل ہو سکتے ہین۔

ان لوگون کے مقابلہ مین صرف اُن آیات و احادیث کو پیش کرنا کافی ہے جنمین آن حضرت کا علم غیب پر محیط نہونا اور بہت چیزونکو نجاننا ثابت ہوتا ہے۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۴

صلعم انی قد خبات لک خبیئا قال هو الدخ قال اخساء فلن تعدو قدرک اخرجہ مسلم ص۳۹۷ جلد ۲ والبخاری ص۹۱۲ واللفظ لہ قال النووی والقسطلانی قدرک ای قدر امثالک من الکہان الذین یحفظون من القاء الشیطان جملۃ واحدۃ من جمل کثیرۃ بخلاف الانبیاء فانہم یوحی اللہ الیہم من علم الغیب ما یوحی فیکون واضحا کاملا وبخلاف ما یلہم اللہ الاولیاء من الکرامات قال لہ رسول صلعم ماذا تری قال اری

کو خیال کیا اسنے اتنا کہا کہ جو آپ نے چہپایا ہے وہ دُخ ہے اور اس سے کچہہ زیادہ نہ بتا سکا۔ آنحضرت نے فرمایا دور ہو تو اس رتبہ سے زیادہ بڑہیگا۔ اس قول آن حضرت صلعم کے معنے علماء اسلام نے یہہ بیان کئے ہین کہ تو اس رتبہ سے جو کاہن رکہتے ہین اور بہت سے باتون مین سے بذریعہ شیاطین ایک آدہ بات جان لیتے ہین تجاوز نکریگا۔ اور رتبہ انبیاء (یعنے کامل واضح علم غیب اور وحی) کو ہرگز نہ پہنچیگا۔ بجواب اول سوال آنحضرت کے اُسنے یہہ بیان کیا کہ مین پانی پر تخت کی صورت

قل لا املك لنفسی نفعاً ولا ضراً الا ما شاء الله ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر وما مسنی السوء ان انا الا نذیر وبشیر لقوم یومنون (سورہ اعراف ع ۲۳)	اللہ تعالے نے سورہ اعراف مین ارشاد فرمایا ہی کہ اے نبی لوگونسے کہدے کہ مین اپنی جانتک کی نفع ونقصان کا مالک نہین ہون (بجز اسکے کہ خدا چاہی) اور اگر مین غیب جانتا تو تبہری اچھی باتین حاصل کرلیتا - اور مجہکو نقصان کبہی نہ پہنچتا - مین تو صرف ڈرانے والا اور خوش خبری سنانے والا ہون اون لوگون کو جو ماننے والے ہین - تفسیر نیشاپوری وغیرہ مین لکہا ہے کہ اہل مکہ نے آنحضرت
قال ابن عباس ان اهل مکة قالوا یا محمد الا یخبرك ربك بالسعر الرخیص قبل ان یغلو فنشتری ونربح عند الغلاء وبالارض التی نزلت ان تجدب فنرتحل منها الی ما قد اخصب فانزل الله تعالی الخ - (معالم ونیشاپوری)	صلعم سے سوال کیا کہ جب نرخ غلہ کا گران ہونے لگے تو آپ ہمکو پہلے سے خبر کردیا کرین - تاکہ ہم پہلے سے غلہ خرید کر نفع اوٹہاوین اور جب کسی زمین مین قحط پڑنے لگے تو آپ پہلے اطلاع دین تاکہ اس زمین کو ہم چہوڑدین اسپر یہہ حکم نازل ہوا اور خدا نے ارشاد
عرش علی الماء قال رسول الله صلعم تری عرش ابلیس علی البحر اخرجه مسلم	دیکہتا ہون آن حضرت نے فرمایا کہ تو شیطان کا تخت پانی پر دیکہتا ہے -

اس قصہ سے استدلال کرنے پر کوئی یہہ اعتراض نکرے کہ قبل اثبات نبوت وحقانیت اسلام کی اسلامی کتاب کی نقل سے کیون استدلال کیا اسلئے کہ اولاً تو یہہ استدلال نہین بلکہ استشہاد ہے - اصل استدلال اس باب مین یہہ بیان کیا گیا ہے کہ کاہنون کا نقصان فلاسفہ کی تسلیم وقبول سے ثابت ہے ثانیاً استشہاد بہی اس نظر سے ہوا ہے کہ یہہ تاریخی واقعہ ہے جو سند سے ثابت ہے نہ اس نظر سے کہ ایک اسلامی کتاب مین لکہا ہے - ثالثاً زیادہ تر مقصود اس قصہ کے نقل کرنے سے اون لوگون کی فہمائش ہے جو مسلمان کہلاتے ہین پہر ایسی باتون کے منکر ہین - اور وجود قوۃ علم غیب کی انبیاء مین بہی قائل نہین اونکو جتایا گیا ہے کہ یہہ قوۃ تو گو ناقص ہے کیون نہو کاہنون مین بہی موجود ہے پہر انبیاء مین اسکے وجود سے انکار مسلمان کو کب زیبا ہے -

Digitized by Khilafat Library Rabwah.